رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اخبار احمدیہ

لاہور یکم ماہ نبوت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۳ بجے دوپہر کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں *

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کمر درد کی وجہ سے علیل ہیں۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے بھی دعا فرمائیں *

کل رات قادیان سے بارہ ٹرکوں پر مشتمل کنوائے آیا۔ جس میں بہت سے احباب تشریف لائے *

بسم اللہ الرحمن الرحیم

روزنامہ

الفضل

لاہور پاکستان

یوم یکشنبہ

فی پرچہ

جلد ۱ | ۲ ماہ نبوت ۱۳۲۶ ہش | ۱۷ ذی الحجہ ۱۳۶۶ ھ | ۲ نومبر ۱۹۴۷ء | نمبر ۴۱

Digitzed by Khilafat Library Rabwah

حکومت مشرقی پنجاب کے خلاف احتجاج

"الفضل" کی کسی اشاعت گزشتہ میں مشرقی پنجاب اور ہندوستان سے آنے والے احمدی پناہ گزینوں کی ایسوسی ایشن کا ایک تار جو اس نے وزیر اعظم ہندوستان پنڈت جواہر لال نہرو کو ارسال کیا ہے شائع ہو چکا ہے۔ اس تار میں ایسوسی ایشن مذکور نے بجا طور پر مشرقی پنجاب کی حکومت کے خلاف احتجاج کیا ہے۔ جس نے احمدیہ جماعت کے نہایت مقدس مرکز قادیان کے کالجوں اسکولوں۔ ہوسٹلوں۔ ہسپتالوں مکانوں اور اراضی پر جابرانہ قبضہ کر لیا ہے۔ حالانکہ کالجوں اسکولوں ہوسٹلوں ہسپتالوں کے علاوہ قادیان کے ۹۰ فی صدی مکانات اور اراضی بھی مذہبی اغراض کے لئے وقف شدہ ہیں۔ اور دنیا کا کوئی قانون ایسا نہیں ہے۔ کہ جس کے رو سے ایسی جائداد پر جو مذہبی اغراض کے لئے وقف ہو چکی ہو۔ حکومت۔ یا کوئی اور اس طرح جابرانہ قبضہ جما سکے۔ خود حکومت ہند نے ننکانہ صاحب کی جائداد کے متعلق اس قسم کا احتجاج حکومت پاکستان کے خلاف کیا ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ حکومت ہند بھی اس اصول سے نہ صرف ناواقف نہیں ہے۔ بلکہ اس اصول کی پابندی کرانے پر مصر ہے۔

لیکن کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ پیشتر اس کے کہ وہ ننکانہ صاحب کی وقف شدہ جائداد کی واگزاری کے لئے حکومت پاکستان پر زور دے۔ خود قادیان کی ایسی جائداد کو پہلے واگزار کرا کر اچھا نمونہ پیش کرے۔ اس طرح اس کے مطالبہ میں جو زور آ جائیگا وہ ظاہر ہے۔ اگرچہ یہ حقیقت ہے۔ کہ کسی حکومت یا کسی اور کو ایسی جائداد پر قبضہ کرنے کا حق اصولاً نہیں ہو سکتا۔ لیکن یہ ایک نہایت سیدھی بات ہے۔ کہ جس اصول کی پابندی ہم غیروں سے کرانی چاہیں۔ پہلے ہمیں خود اس کی پابندی کر کے اپنی نیک نیتی کا ثبوت دینا چاہیئے۔ ہمیں امید ہے کہ پنڈت نہرو اس اصول پر عمل کرتے ہوئے جتنی جلدی ہو سکے قادیان کی تمام جائداد واگزار کرانے کے لئے عملی قدم اٹھائینگے۔ اور اپنی نیک نیتی کا ثبوت بہم پہنچائیں گے۔

تبلیغ اسلام

غم اپنے دوستوں کا بھی کھانا پڑے ہمیں
اغیار کا بھی بوجھ اٹھانا پڑے ہمیں

اس زندگی سے موت ہی بہتر ہے اے خدا
جس میں کہ تیرا نام چھپانا پڑے ہمیں

سن مدعی نہ بات بڑھا تا نہ ہو یہ بات
کوچہ میں اسکے شور مچانا پڑے ہمیں

پھیلائینگے صداقت اسلام کچھ بھی ہو
جائینگے ہم جہاں بھی کہ جانا پڑے ہمیں

پروا نہیں جو ہاتھ سے اپنے ہی اپنا آپ
حرف غلط کی طرح مٹانا پڑے ہمیں

محمود کر کے چھوڑینگے ہم حق کو آشکار
روئے زمیں کو خواہ ہلانا پڑے ہمیں

(از کلام محمود)

دشمنوں کی چال

ریاست جموں و کشمیر کے مسلمانوں پر جو آفت آئی ہے۔ اس کا تجزیہ کیا جائے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ شائد دنیا کے کسی ملک کے لوگوں پر ایسی آفت نہیں آئی ہوگی۔ ایک طرف تو راشٹریہ سیوک سنگھ اور سکھ ان پر حملے کر رہے ہیں۔ دوسری طرف ریاست کو فوج اور پولیس اور اب حکومت ہندوستان کی فوجیں ان پر چڑھ دوڑی ہیں۔ اس سے بھی بڑھ کر اسلام کے دشمنوں نے خود مسلمانوں میں پھوٹ ڈالکر اور شیخ محمد عبداللہ کو عبوری حکومت کا لالچ دیکر مسلمان کو مسلمان کے خلاف لڑانے کی نہایت گہری چال چلی ہے۔ اس طرح کشمیر کے بے گناہ مسلمانوں کی تحریک آزادی جو صدیوں سے غلامی کی زندگی بسر کرتے چلے آ رہے ہیں کچلنے کے لئے کوئی دقیقہ فرد گذاشت نہیں کیا گیا۔

سب سے خطرناک ہتھیار جو دشمنوں نے استعمال کیا ہے۔ وہ مسلمانوں کو آپس میں لڑانے کا ہتھیار ہے۔ ایک غلام قوم میں سے دشمنان ملک و قوم کا کچھ غداروں کو لالچ اور رشوت سے حاصل کر لینا کوئی مشکل بات نہیں ہے۔ جہاں ڈوگرے اور سکھ بے گناہ مسلمانوں کو ہر قسم کے ظلم و ستم کا نشانہ بنا رہے ہیں۔ اور ان کو مار مار کر ریاست کی حد سے بھگا رہے ہیں۔ خود مسلمان بھی جن کو شیخ محمد عبداللہ صاحب کی خوشنودی منظور ہوگی مسلمان بھائیوں کے قتل و غارت میں حصہ لینا شروع کر دیں گے جن کو آخر میں ڈوگرے اور سکھ ریاست سے نکال باہر کرینگے اس وقت مسلمانان کشمیر کو اتحاد کی ایسی فوری ضرورت ہے۔ جیسی کہ کسی قوم کو کسی سخت مصیبت کے وقت ہو سکتی ہے۔ اگر بعض ناعاقبت اندیش مسلمان اس وقت عہدوں یا کسی اور لالچ میں آ گئے۔ اور شیخ محمد عبداللہ صاحب کی اعانت کرنے لگے۔ تو یقیناً وادی کشمیر میں مسلمانوں کے خون کی ندیاں رواں ہو جائیں گی۔ اور تھوڑے دنوں میں ان کا نام و نشان اس خطے سے مٹ جائیگا۔

یہ سب سے خطرناک چال ہے جو دشمنوں نے مسلمانان کشمیر کے خلاف چلی ہے۔ اور ہم امید کرتے ہیں کہ شیخ محمد عبداللہ صاحب اور آپ کے آقائے نعمت ضرور اس چال میں ناکام ہوں گے۔ اور کشمیر کے مسلمان اس مصیبت سے انشاء اللہ ضرور بچ جائیں گے۔ جو دشمن ان پر لانا چاہتے ہیں *

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔ اے ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ میں طبع کرا کر فرم میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ
کی
مجلس علم و عرفان
دنیا کی عمر کا سوال — بعض آیات کی تشریح

مرتبہ:۔ خورشید احمد

لاہور ۱۳ راہ اخاء سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز آج نماز مغرب کے بعد مجلس میں تشریف فرما ہو کر حقائق و معارف بیان فرماتے رہے۔ حضور کے ارشادات کا ملخص اپنے الفاظ میں ہدیۂ احباب کیا جاتا ہے۔

دنیا کی عمر

فرمایا چند دن ہوئے میں نے خمسین الف سنۃ کی تشریح کرتے ہوئے دنیا کی عمر پچاس ہزار سال بیان کی تھی۔ ایک دوست نے لکھا ہے کہ ہم تو دنیا کی عمر سات ہزار سال سمجھا کرتے تھے۔ اور آپ نے پچاس ہزار سال بیان کی ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ اس دوست کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ ہم بھی دنیا کی عمر سات ہزار سال مانتے ہیں۔ لیکن جس طرح قرآن مجید میں یوم سے مختلف وقت اور زمانے مراد ہیں۔ اسی طرح دنیا کی عمر کی بھی مختلف حیثیتیں ہیں۔ اگر دنیا کی ابتدا اس آدم سے لی جائے۔ جس کا روحانی تسلسل رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ مکمل ہوا۔ اور جس کا تسلسل الہام الٰہی کے ذریعہ قیامت تک جاری ہے، تو دنیا کی عمر سات ہزار برس ہی ہے اور اگر زمین کی نشو و نما اور اس میں زندگی کے آثار کے لحاظ سے دیکھا جائے۔ تو اس لحاظ سے میں نے سائنسدانوں کے ایک طبقہ کے خیال کو ایک حدیث سے تطبیق دیتے ہوئے بتایا تھا کہ دنیا کی عمر پچاس ہزار برس معلوم ہوتی ہے سائنسدانوں کے حساب دان طبقہ کا خیال ہے۔ کہ اگر سورج کی موجودہ رفتار کی رو سے حساب لگایا جائے تو پچاس ہزار برس کے بعد زمین ایک ایسے مقام پر پہنچ جائیگی۔ جہاں پر وہ قائم نہیں رہ سکتی۔ اور سورج کے غیر معمولی قرب کی وجہ سے وہ پگھل جائے گی۔ ادھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث میں بھی دنیا کی عمر پچاس ہزار سال بیان کی گئی ہے۔ اب خواہ تفصیلات میں جا کر ہمیں سائنسدانوں سے اختلاف ہی ہو جائے۔ سردست چونکہ سائنسدانوں کا یہ خیال ایک حدیث کے مطابق معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے ہم بہرحال اس خیال کو دوسرے خیالات پر ترجیح دیں گے۔ پس دنیا کی عمر ایک جہت سے سات ہزار سال ہے اور دوسری جہت سے پچاس ہزار سال بنتی ہے۔ اس میں کوئی ٹکراؤ کی صورت نہیں ہے۔

بعض آیات کی تشریح

حضور نے اس سلسلے میں سورہ سجدہ کی آیت

یدبر الامر من السماء الی الارض ثم یعرج الیہ فی یوم کان مقدارہٗ الف سنۃ مما تعدون کی تفسیر بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے اسلام کی بعثت اور پھر اس کے ہزار سالہ دور تنزل کا ذکر کیا ہے۔

پھر حضور نے سورہ معارج کی آیت

تعرج الملائکۃ والروح الیہ فی یوم کان مقدارہٗ خمسین الف سنۃ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا اس آیت میں الروح سے مراد ارواح انسانی بھی ہوسکتی ہیں۔ اور ارواح ملکی بھی۔ اگر ارواح انسانی مراد لی جائیں۔ تو اس کے معنے یہ ہونگے۔ کہ پچاس ہزار برس تک ارواح انسانی کو ان کے اعمال کا حساب دکھایا جاتا رہے گا۔ گو اللہ تعالےٰ تو سریع الحساب ہے۔ وہ تو ایک سیکنڈ کے ہزارویں حصہ میں بھی ارواح کا حساب کر لینے پر قادر ہے۔ لیکن چونکہ بندے کو بھی یہ حق دیا گیا ہے۔ کہ وہ بھی اپنے تمام اعمال کے حساب کی تفصیلات معلوم کرے۔ اس لئے بندوں کی ارواح کو ان کا حساب بتانے میں لازماً ایک لمبا عرصہ لگے گا۔ لیکن اس سے خدا پر کوئی الزام اور اعتراض نہیں آتا۔ اور نہ یہ اللہ تعالےٰ کی صفت سریع الحساب کے منافی ہے۔

اگر اس جگہ روح سے مراد ارواح ملکی لی جائیں۔ تو اس صورت میں اس کے معنے یہ ہونگے کہ پچاس ہزار برس تک فرشتے دنیا میں آکر الٰہی احکامات کو دنیا میں نافذ کرتے رہینگے فرشتوں کی کئی قسمیں ہیں ایک ملائکہ ہوتے ہیں ان کا تعلق زیادہ تر مادیات سے ہوتا ہے۔ وہ دنیا میں آکر الٰہی احکامات کو نافذ کرتے ہیں۔ لیکن ایک فرشتے ایسے ہوتے ہیں۔ جو روح کہلاتے ہیں۔ یہ فرشتے ملائکہ کے افسر ہوتے ہیں۔ اور ان سے الٰہی احکام کی تعمیل کرانے کا کام لیتے ہیں۔ مثلاً جبرائیل ہے۔ یہ فرشتہ بھی روح ہے۔ اور فرشتوں کی تنظیم کی کنجی اس کے ہاتھ میں ہے۔ وہ خود دنیا میں نہیں آتا۔ لیکن اپنے ماتحت ملائکہ کو دنیا میں بھیجکر الٰہی احکامات کی تعمیل کراتا ہے۔ اس مضمون کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تصنیف توضیح المرام میں کھول کر بیان فرمایا ہے۔ اسی مضمون کی بناء پر بھی آپ پر کفر کا فتوےٰ لگایا گیا تھا۔ اور یہ کہا گیا تھا۔ کہ مرزا صاحب جبرائیل اور عزرائیل وغیرہ کے نزول کے قائل نہیں ہیں۔ حالانکہ یہ الزام بیوقوفی پر مبنی ہے۔ جس طرح دنیا کا نظام چلانے کے لئے افسر اور ماتحت دونوں قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ اس طرح قرآن مجید سے صاف پتہ چلتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے بھی فرشتوں کا ایک نظام قائم کیا ہوا ہے۔ بعض فرشتے سردار ہیں اور بعض تابع۔

ہم عربی کو رائج کرنے کی کوشش کریں گے۔

ایک دوست نے استفسار کیا۔ کہ قرآن مجید کی زبان عربی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیفات اور بہت سے الہامات اردو میں ہیں۔ ہمیں ان دونوں زبانوں میں سے کونسی زبان رائج کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے عربی یا اردو؟ حضور نے فرمایا۔ یہ صاف بات ہے اسلام کی اصل زبان جو گویا منبع کی حیثیت رکھتی ہے وہی ہے جو قرآن مجید کی زبان ہے۔ یعنی عربی۔ ہمیں جب اللہ تعالےٰ توفیق دے گا۔ تو ہم عربی زبان کو ہی رائج کرنے کی کوشش کریں گے۔ باقی جوں جوں علوم بڑھتے جاتے ہیں زبان سیکھنے کی قابلیتیں بھی زیادہ ہوتی جاتی ہیں۔ اور دو تین زبانوں کا سیکھنا کچھ مشکل نہیں رہتا۔ ہم عربی کو ہی رائج کریں گے۔ ہاں تابع طور پر اردو زبان کو بھی رائج کرنے کی کوشش کریں گے۔ بلکہ اگر ملکوں نے قبول کر لیا۔ تو ہماری کوشش تو یہ ہوگی۔ کہ جس ملک میں بھی ہم جائیں وہاں کی زبان کو ہی اڑا دیا جائے۔ اور اس کی جگہ ان کی ملکی زبان ہی عربی بنا دی جائے۔ اگر ہماری یہ کوشش کامیاب ہو جائے۔ تو پھر تو صرف ایک ہی زبان سیکھنے کا سوال باقی رہ جاتا ہے عربی مادری زبان ہونے کی وجہ سے سیکھنے کی ضرورت ہی نہ پڑے گی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور آپ کے اردو کے الہامات پڑھنے کے لئے صرف ایک زبان یعنی اردو کو سیکھنا پڑے گا اور یہ کوئی مشکل بات نہیں ہے۔

ضرورت ہے

اکونٹنٹ، ٹائپسٹ، کارسپانڈنس کلرک کے طور پر جو دوست کام کر سکتے ہیں۔ وہ اپنی تصدیق شدہ سندات کی کاپیوں کے ساتھ ۱۰ نومبر تک دفتر وکیل التجارۃ جودھامل بلڈنگ جودھامل روڈ لاہور میں مجھے درخواست بھجوا دیں

خاکسار خواجہ عبدالکریم بی۔ ایس سی

غریب پناہ گزینوں کے لئے گرم کپڑے اور بستر

غرباء کے لئے گرم کپڑوں اور بستروں کی فوری ضرورت کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد دوستوں کے پاس پہونچ چکا ہے۔ اگر کسی دوست کے پاس فالتو کپڑے نہ ہوں۔ تو وہ کپڑوں اور بستر کے لئے نقد روپیہ بھی بھیجکر اس کار خیر میں شامل ہو سکتے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ اس کام میں تاخیر نہ کریں۔

Digitzed by Khilafat Library

309

"پونچھ کے محاذِ جنگ سے"

(الفضل کے نامہ نگار کے قلم سے)

اس وقت پونچھ کے مسلمان ایک ایسی لڑائی لڑ رہے ہیں۔ جس کے ساتھ ان کی موت و حیات وابستہ ہے۔ لیکن ان لوگوں نے بلاوجہ یہ علم جہاد بلند نہیں کیا۔ بلکہ ڈوگرہ حکومت نے ان پر وہ بے پناہ مظالم توڑے۔ کہ ان بے کس اور بے بس مظلومین کی رگِ غیرت و حمیت بھڑک اٹھی۔ اور آخر انہوں نے بے غیرتی کی زندگی پر موت کو ترجیح دیتے ہوئے ظالم حکومت کے چنگل سے اپنے آپ کو آزاد کرانے کی ٹھان لی:

ڈوگرہ حکومت کے مظالم

پونچھ میں تقریباً نوے فی صدی مسلمان بستے ہیں۔ یہ لوگ زیادہ تر فوجی ملازم اور پنشنر ہیں۔ اور اسی وجہ سے آج تک انہوں نے حکومتِ وقت کی ہر سختی کے سامنے سرِ تسلیم خم کیا۔ کچھ عرصہ سے انہوں نے نہایت پر امن طریق پر یہ مطالبہ پیش کر رکھا تھا۔ کہ ہم پاکستان کے ساتھ شامل ہونا چاہتے ہیں۔ حکومت کو چاہیئے تھا کہ ان کے اس معقول مطالبے کو گوشِ ہوش سے سنتی۔ لیکن ہوا یہ کہ ان پر طرح طرح کے مظالم توڑے گئے۔ پونچھ کے مختلف مراکز پر ڈوگرہ ملٹری کے دستے لگا کر انہیں کھلی چھٹی دے دی گئی۔ کہ وہ جو چاہیں کریں چنانچہ انہوں نے لوگوں کے فصل تباہ و برباد کر دیئے۔ پونچھ میں غلہ بہت کم ہوتا ہے۔ مکی کی فصل یہاں کی سب سے بڑی پیداوار ہے۔ لیکن یہ بھی اس قدر کم ہوتی ہے۔ کہ صرف دو تین ماہ کے گذارے کے لئے کافی ہو سکتی ہے۔ ڈوگرے سپاہی کئی کئی میلوں تک کچے بھٹے اتار اتار کر لے آتے اور خچروں کو کھیتوں میں کھلا چھوڑ دیتے۔ بہت سی مستورات کو اٹھا کر لے جاتے اور ان کے ساتھ نہایت وحشیانہ سلوک کرتے۔ اگر کوئی شخص کسی افسر کے پاس شکایت کرتا۔ تو افسر اسے گولی سے اڑا دینے کی دھمکی دیتا۔ کئی بے گناہ لوگوں کو معمولی معمولی باتوں پر گولی کا نشانہ بنا دیا گیا۔ مثلاً پاکستان آرمی کے دو پنشنروں کو جو شہر پونچھ کسی مقدمہ کی تاریخ پر جا رہے تھے۔ صرف اس لئے لقمۂ اجل بنا دیا گیا۔ کہ انہوں نے ڈوگرہ سپاہیوں کا سامان یہ کہتے ہوئے اٹھانے سے انکار کر دیا۔ کہ ہم بھی سپاہی اور آپ کے بھائی ہیں۔ دوسرے ہم نے تاریخ مقدمہ پر حاضر ہونا ہے۔ جب ان کے لواحقین ان کی لاشوں کو اٹھا کر شہر لیجانے لگے۔ تو وزیر پونچھ نے لاشیں راستے ہی میں رکوا دیں۔ اور مقدمہ رجسٹر بھی نہ ہونے دیا۔ ایک سپاہی نے ایک مسلمان دوکاندار سے سگریٹ لئے جب دوکاندار نے سگریٹوں کی قیمت مانگی۔ تو سپاہی نے اسے گولی مار دی۔ ایک مولوی صاحب جو پاس سے گزر رہے تھے۔ انہوں نے صرف اتنا کہا۔ کہ "اسے کیوں قتل کیا گیا ہے" سپاہی نے سوچا کہ مولوی صاحب شہادت دے دیں گے۔ انہیں بھی گولی مار دی۔ مولوی صاحب ہسپتال جا کر فوت ہو گئے۔ وزیر پونچھ کے پاس مسلمانوں کا وفد گیا۔ لیکن اس نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ چونکہ ان لوگوں نے سپاہی سے کارتوس لشکل ڈاک چھیننے کی کوشش کی تھی۔ اس لئے اس کے پاس بندوق چلانے کے سوا اور کوئی چارہ کار نہ تھا۔ ایک معزز نمبردار کو سپاہیوں نے اس قدر مارا کہ وہ ادھ موا ہو گیا۔ اور عرصہ تک ہسپتال میں پڑا رہا۔ پہاڑی دیہات میں پانی کے نل یا کنوئیں نہیں ہوتے مستورات چشمہ یا نالوں سے پانی کے گھڑے اٹھا کر لاتی ہیں۔ ڈوگروں کی غنڈہ گردی کی وجہ سے مستورات کا گھر سے نکلنا بند ہو گیا شہر پونچھ میں تمام اشیاء خوردنی اور لکڑی دیہات سے آتی ہے۔ جب شہر کے بڑے بڑے آدمیوں کو بھی بیگار میں پکڑا جانے لگا تو دیہاتی لوگوں نے شہر میں آنا بند کر دیا۔ جس کی وجہ سے شہر میں لکڑی۔ دودھ۔ گھی اور غلے کا آنا قطعی طور پر بند ہو گیا۔ پونچھ کے علاقہ میں شہر پونچھ ہی ایک شہر ہے۔ جس کی تجارت کا دارومدار دیہات کے لوگوں پر ہے۔ جب شہر میں دیہاتیوں کا آنا بند ہو گیا۔ تو تمام تجارت ختم ہو گئی۔ پیشہ ور لوگ بھوکوں مرنے لگے۔ کئی ماہ پونچھ کے لوگ ان مصائب میں گرفتار رہے۔ لیکن اسی پر بس نہ کی بلکہ ملٹری نے اپنے مظالم کی رفتار کو کئی گنا تیز کر دیا۔ یعنی چار پانچ اکتوبر کو انہوں نے کئی دیہات کو نذرِ آتش کر دیا۔ ان دیہات کے نام سابلیاں۔ سیاہ وغیرہ ہیں اور یہ کوہ مری کے بالکل سامنے دریا سے پار پونچھ کی حد میں واقع ہیں۔ مردوں میں سے کچھ مارے گئے اور کچھ جنگلوں میں بھاگ گئے۔ اور مستورات اور بچوں نے پاکستان کی حدود میں پناہ گزین ہونے کی کوشش کی۔ لیکن ظالم سپاہیوں نے اپنے افسروں کے حکم پر انہیں روک دیا۔ ۷ اکتوبر کو میں نے بچشم خود ان دیہات سے دھواں اٹھتے دیکھا۔ اور دریائے جہلم کے پل کوہالہ پر ان مستورات کے ہجوم دیکھے۔ پاکستان کا ایک افسر سری نگر سے آ رہا تھا۔ اس کی منت سماجت پر ان مستورات کو پل پر سے گذرنے دیا گیا اسی روز ملٹری نے ایک بہت بڑے گاؤں "منگ" کو نذرِ آتش کیا

ہندو ہمسایوں کا نامناسب سلوک

نہایت افسوس کے ساتھ اس بات کا اظہار بھی کرنا پڑتا ہے کہ علاقہ کے ہندو اور سکھ غنڈے ملٹری کے ساتھ جا جا کر مکانات کا پتہ بتاتے تھے کیونکہ پہاڑی علاقوں میں دیہات کے مکانات ایک جگہ نہیں ہوتے۔ بلکہ لوگ دور دور اپنی زمینوں میں بناتے ہیں۔ درمیان میں ٹیلے ہونے کی وجہ سے [illegible] آدمی ایک جگہ سے دوسری جگہ نہیں جا سکتا۔ تاوقتیکہ علاقہ سے واقف آدمی ہمراہ نہ ہو۔ ہندوؤں اور سکھوں نے ساتھ ساتھ پھر پھر کر مکانات جلوائے گو علاقہ دیہاتی ہے۔ لیکن فوجی پنشنروں اور سرداروں نے نہایت عمدہ مکانات بنائے ہوئے ہیں اور مکان کے سامان پر ساری عمر کی کمائی خرچ کی ہوتی ہے۔ بعض مکانات میں فرنیچر اور دیگر سامان آرائش و زیبائش دیکھ کر انسان دنگ رہ جاتا ہے اس قدر خانماں برباد ہونے اور نقصان اٹھانے کے باوجود مسلمان خاموش بیٹھے۔ علاقہ کے سرکردہ لیڈر حکام سے مل کر ہاتھ جوڑتے اور منت سماجت کرتے رہے۔ لیکن کوئی شنوائی نہ ہوئی علاقہ کے ہندو بلاوجہ ڈائریاں دیتے رہتے تھے۔ سرکاری ملازموں کے خلاف تو مسجد میں جمعہ کی نماز ادا کرنے پر بھی ڈائری چلی جاتی تھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک احمدی کے لیل و نہار

دس بجے کے بعد جب میں لیٹتا بستر پہ ہوں — یوں سمجھتا ہوں کہ جیسے گرم خاکستر پہ ہوں
ایسی خاکستر کہ جس میں کچھ شرارے ہیں چھپے — گہرے گہرے بادلوں کی تہ میں تارے ہیں چھپے
دیکھ کر حالات دنیا کوفت میں آتا ہے دل — اچھے اچھے آدمی ہیں اس جہاں میں پابہ گِل
اور کچھ اپنی غلط کاری پہ شرماتا ہوں میں — لا کے غیرت کام میں پھر دل کو گرماتا ہوں میں
اب نہیں ایسا کروں گا بخش دے مولیٰ مجھے — سب دروں سے ہے ترا در بڑھ کے اولیٰ مجھے
یاد آتا ہے سبق بھولا ہوا تب دفعتاً — کہتا ہوں اَلْجَاءَتْ ظُهْرِیْ رَغْبَةً اور رَهْبَةً
گود میں الطافِ ربانی کے سو جاتا ہوں میں — بھول کر دکھ درد سب خاموش ہو جاتا ہوں میں

دو بجے ڈھائی بجے کچھ دیر سو جانے کے بعد — کروٹیں لے لے کے تھوڑی دیر ستانے کے بعد
اٹھ کھڑا ہوتا ہوں بہرِ ذکرِ ربی عاجلاً — لب پہ جاری مَا خَلَقْتَ الْخَلْقَ رَبِّیْ بَاطِلًا
پھر وضو کر کے میں پڑھتا ہوں تہجد کی نماز — اپنے مولیٰ سے مناجاتیں اور کچھ راز و نیاز
رَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِیْلًا پہ کرتا ہوں عمل — یاد ہے اچھی طرح سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ قَبْلَ
خیطِ ابیض خیطِ اسود سے جدا ہوتا ہے جب — تو صلوٰۃ الفجر۔ قرآں کی تلاوت۔ ذکرِ رب
دن کے چڑھنے تک مرا معمول ہے پھر کاروبار
یوں گذرنے چاہئیں اکملؔ مرے لیل و نہار

(اکمل)

تجارتی کمیٹی کی طرف سے اعلان

۱۔ ایسے دوست جنہوں نے پچیس فیصدی رقم درخواست کے ساتھ تجارتی کمپنی میں بھجوائی ہے ان کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ ۲۵ فیصدی مزید دے کر اپنے حصہ جات [illegible] کروا لیں۔ جو دوست مزید رقم ادا نہیں کر سکتے۔ وہ فوراً اطلاع دیں۔

بہت سے دوست جو قادیان سے آئے ہیں اور جنہوں نے پہلے رقم بھجوائی ہے یا بھجوانے کا وعدہ کیا تھا۔ وہ فوری طور پر ہم سے خط و کتابت کریں۔ کیونکہ ان کے پتہ کا ہم کو علم نہیں۔

وکیل التجارۃ تحریک جدید

ضروری اعلان

ایسے تمام دوست جو مشرقی پنجاب میں تجارت کرتے تھے اور اب وہ پھر مغربی پنجاب میں کوئی کاروبار شروع کرنا چاہتے ہیں۔ وہ کسی جگہ کام شروع کرنے سے پیشتر مجھ سے آ کر دفتر میں ملیں۔

نیز ایسے ذی اثر اصحاب جو اپنے اثر و رسوخ کو کام میں لا کر یا جن کے ہاتھ میں کوئی کام ہو اور وہ دوسرے لوگوں کو کام پر لگا سکتے ہوں وہ اپنے ناموں سے دفتر تجارت جودھامل بلڈنگ لاہور کو جلد اطلاع کریں۔

ناظم تجارت جودھامل بلڈنگ لاہور

خیریت کی اطلاع مطلوب ہے

(۱) عبد اللطیف صاحب احمدی ولد میاں نظام الدین صاحب مرحوم افریقوی بمبئی میں مع عیال بخیریت ہیں۔ وہ صوبیدار میجر ڈاکٹر محمد حسن صاحب پنشنر قادیان اور اپنی والدہ صاحبہ کی خیر و عافیت معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ انکا پتہ یہ ہے۔ بھروچہ بلڈنگ لیڈی جمشید جی روڈ ماہم بمبئی نمبر ۱۴
(۲) میرا چھوٹا بھائی بشیر احمد خان ملازم ۲۰.۶.۰ برانچ بی۔ ٹی۔ ۲ شملہ کی خیر و عافیت کی اطلاع مطلوب ہے۔ حسن محمد خاں عارف

معرفت صوفی عبد القدیر صاحب نیاز
جودھامل بلڈنگ لاہور

(۳) اگر کوئی صاحب چوہدری صاحبان فتح علی خاں و ناظر علی خان۔ سابقہ رہائشی موضع کھوکھر متصل ادھووال تحصیل بٹالہ کو جانتا ہو یا چوہدری سکندر موضع قلعہ گلا نوالی تحصیل بٹالہ کو جانتا ہو تو بذریعہ تار مجھے مطلع کریں۔
حوالدار کلرک بشیر احمد ۹۰۸ انڈین گریزن کمپنی ۸ پنجاب لاہور پاکستان
(۴) چوہدری ہدایت اللہ خاں۔ حبیب اللہ نعمت اللہ خاں سابقہ رہائش موضع قلعہ گلانوالی تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور
حوالدار کلرک بشیر احمد ۹۰۸ گریزن کمپنی لاہور

گمشدگان خیریت سے ہیں

"مرزا رحیم بخش مرحوم دھرم کوٹ بگہ بٹالہ والے کے دونوں لڑکے اکرام اور اقبال میرے پاس بخیر و عافیت پہنچ چکے ہیں۔ رشتہ دار ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کریں۔"
سردار محمد نسیم بگہ چک ۱۳۳ منٹگمری ۹.L

ضرورت ہے

ہمیں بہت سے احمدی نائیوں، دھوبیوں، ترکھانوں اور لوہاروں کی ضرورت ہے۔ جو دوست یہ کام جانتے ہوں وہ جلد اپنے نام دفتر جودھامل بلڈنگ لاہور میں آکر لکھوا دیں اور دیگر تفصیلات زبانی پتہ کر لیں۔

دعائے مغفرت

۲۸ اکتوبر بوقت ساڑھے پانچ بجے شب محترمہ جنت بی بی صاحبہ گنج مغلپورہ لاہور بعمر ۸۲ سال وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون
مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ تھیں اور زہد و اتقا میں کمال حاصل تھا۔ چونکہ مرحومہ موصیہ تھیں۔ اس لئے بعد از نماز جنازہ بطور امانت انہیں دفن کیا گیا۔
احباب مرحومہ کی درجات کیلئے دعا کریں۔

تحریک جدید کے مخلصین مجاہدوں کے لئے ایک نہایت ضروری اعلان

(۱) تحریک جدید کی پانچ ہزاری فوج" کے مجاہدوں کو گذشتہ بدامنی اور ملکی فسادات نے مہلت نہیں دی کہ ماہ نومبر ۴۷ء کی آخری میعاد آنے سے پہلے اپنے وعدے پورے کر لیتے۔ اور مرکزی دفتر بھی ڈاک تار۔ اور ٹیلیفون کے بند ہو جانے کے سبب کوئی خط و کتابت یا تحریک و ترغیب نہیں دے سکا۔ اب چند ایام سے تحریک جدید کے بارے میں احباب سے گذارش کی جا رہی ہے۔ اس تسلسل میں مناسب سمجھا گیا۔ دفتر اول کے تیرھویں سال اور دفتر دوم کے سال سوم کا وعدہ کرنے والے مجاہدوں کو ان کو مزید توجہ اور ان کی یاد کو تازہ رکھنے کے لئے ان کے وعدہ اور وصولی کی یاد دہانی کروائی جائے۔ تا کسی مجاہد کے حساب میں جو کمی ہے۔ اس کمی کو ۳۰ نومبر ۴۷ء تک پورا کر لے۔ چنانچہ "دفتر وکیل المال تحریک جدید جودھامل بلڈنگ لاہور" ہر مجاہد کو ایک مطبوعہ چٹھی کے ذریعہ حساب بھیج کر عرض کرتا ہے کہ وہ ۳۰ نومبر کی آخری میعاد کو یاد رکھتے ہوئے اپنے وعدے پورے کریں۔

مشرقی پنجاب کی احمدیہ جماعتوں یعنی ہندوستان پاکستان میں آنے والے اضلاع۔ روہتک۔ حصار۔ کرنال۔ شملہ۔ انبالہ۔ نابھہ۔ پٹیالہ۔ لدھیانہ۔ جالندھر۔ ہوشیار پور۔ فیروز پور۔ امرتسر۔ گورداسپور کے مجاہدوں کے پتے باوجود تلاش اور کوشش کے نہیں مل سکے۔ ان تمام مخلص مجاہدوں سے درخواست ہے۔ کہ وہ اخبار کا یہ اعلان پڑھ کر نہ صرف اپنے موجودہ پتہ سے ہی مندرجہ بالا پتہ پر "وکیل المال تحریک جدید کو مطلع فرما دیں۔ بلکہ اپنے وعدہ کی رقم بھی براہ راست محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ جودھامل بلڈنگ لاہور کے پتہ پر معہ اپنے سابقہ پتہ کے ارسال فرما دیں تا دفتر میں اندراج درست ہو سکے اور ان کا نام ۳۰ نومبر کو حضور کی خدمت میں دعا کے لئے پیش ہو سکے۔

(۲) چونکہ پاکستان ہندوستان اور بیرون ہند کی جماعتوں کے عہدیدار اور احباب چیکوں یا ڈرافٹوں کے ذریعہ بھی چندے ارسال فرماتے ہیں۔ ایسے دوستوں کی آسانی اور اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اول امپیریل بنک لاہور کے وہی چیک یا ڈرافٹ جلد ترکیش ہو سکیں گے۔ جن کا حساب امپیریل بنک لاہور سے ہے۔ جن کا حساب "امپیریل بنک" میں تو ہے۔ مگر لاہور سٹیشن سے باہر کسی مقام کے امپیریل بنک میں ہے۔ تو وہاں کا چیک یا ڈرافٹ کیش تو ہو سکے گا۔ مگر ایک عرصہ کے بعد۔ لیکن سلسلہ کی ضروریات فوری ہیں۔ اول تو روپیہ آنا ہی بذریعہ منی آرڈر۔ بیمہ یا پوسٹل آرڈر چاہیئے۔ اگر لاچار چیک یا ڈرافٹ ہی ارسال کرنا پڑے۔ تو اگر "لائیڈز بنک لاہور" یا "حبیب بنک لاہور" کے نام کا چیک یا ڈرافٹ ہندوستان یا بیرون ہند کی کسی جماعت سے کراس یا بغیر کراس کرنے کے بھیجا جائے تو وہ چیک بھی جلد ترکیش ہو سکیں گے۔ کیونکہ صدر انجمن احمدیہ کا حساب ان بنکوں سے ہے۔ پس احباب اسے یاد رکھیں۔

(۳) نیز چونکہ ۳۰ نومبر تک وعدے سو فی صدی پورے کرنے والے مجاہدوں کے نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کے لئے پیش کئے جانے والے ہیں۔ وہاں ان عہدہ داروں کے نام بھی انشاء اللہ تعالیٰ دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ جو بحیثیت جماعت اپنے وعدوں کو سو فیصدی پورا کریں گے پس عہدہ داران بھی وصولی میں خاص توجہ دیں۔ کیونکہ ثواب کام سے ہے نہ کہ صرف نام سے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمادے۔ (وکیل المال تحریک جدید)

مکرم حکیم فضل الرحمان صاحب مجاہد افریقہ تشریف لا رہے ہیں

مکرم حکیم فضل الرحمان صاحب مبلغ لیگوس مغربی افریقہ بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ وہ ہوائی جہاز کے ذریعہ جلد تشریف لا رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ خیر و عافیت سے انہیں منزل مقصود تک پہنچائے۔ آمین (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

جماعتی ضروریات کے لئے چرخوں اور چکیوں کی ضرورت

جماعتی ضروریات کے لئے دو سو چرخوں اور پچاس چکیوں کی فوری ضرورت ہے۔ جو افراد یا جماعتیں مفت مہیا کر سکیں۔ وہ فوراً مہیا کر کے ثواب حاصل کریں۔ جو دوست قیمتاً یہ اشیاء دے سکیں یا ایسی جگہ کا پتہ دے سکتے ہوں جہاں سے خریدی جا سکیں وہ بھی براہ کرم مطلع فرمائیں۔
(صاحبزادہ) مرزا مبارک احمد رتن باغ لاہور۔

جماعتیں فوری توجہ فرمائیں

جماعتوں کی طرف سے چندہ حصہ آمد۔ چندہ عام اور چندہ جلسہ سالانہ کی ترسیل میں بہت غفلت برتی جا رہی ہے۔ خیال تھا کہ گذشتہ ایام میں ان چندوں کی وصولی میں جو کمی ہوئی تھی۔ اس کی وجہ منی آرڈر بھیجنے میں دقتیں تھیں اور امید کی گئی تھی۔ کہ جونہی ڈاکخانہ کا یہ حصہ کام کرنے لگ جائے گا۔ جماعتیں اپنے اپنے ذمہ کی تمام رقوم بلا توقف داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر دیں گی۔ لیکن افسوس ہے کہ اب بھی وصولی چندہ جات لازمی کی وہی سست رفتار ہی جا رہی ہے اور ایک کثیر تعداد جماعتوں کی ایسی ہے۔ کہ انہوں نے اپنے بجٹ کے مقابلہ میں دس فیصدی چندہ بھی نہیں دیا۔ ممکن ہے بعض کہیں کہ انہوں نے طوعی چندوں میں زیادہ حصہ لیا ہے۔ لیکن طوعی چندوں میں زیادہ حصہ لینا بھی تب ہی مبارک ہو سکتا ہے۔ جب لازمی چندوں کی رقوم ادا کر دی جائیں۔ لازمی چندوں کو چھوڑ کر طوعی چندوں میں حصہ لینا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سخت ناپسند فرمایا ہے۔

آپ سے درخواست ہے کہ جس قدر چندہ کی رقوم آپ کے ذمہ ہیں فوراً اپنے حلقہ کے سیکرٹری مال کے سپرد کر دیں۔ اور سیکرٹریان مال سے درخواست ہے کہ وہ چندوں کی رقوم فوراً وصول کر کے محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ جودھامل بلڈنگ لاہور کو بھجوا دیں اخراجات بڑھ رہے ہیں۔ لیکن آمد بہت کم ہے اگر آپ کے ہاں سے منی آرڈر کے ذریعہ سے رقوم نہ بھجوائی جا سکیں اور رقم کافی ہو تو آپ خود رقم لے آئیں۔ اور خزانہ مرکز میں داخل کرا جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو
(نظارت بیت المال)

> ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا کریں۔ (مینیجر)

اعلان

جملہ مبلغین و کارکنان صیغہ مقامی تبلیغ کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ چونکہ دفتر جودھامل بلڈنگ لاہور میں کھل گیا ہے۔ اس لئے جس قدر جلد ممکن ہو جودھامل بلڈنگ میں پہنچ جائیں۔ تا کہ ان کو کام پر لگایا جائے۔
اگر وہ کسی وجہ سے یہاں نہ پہنچ سکتے ہوں۔ تو وہ اپنے متعلق اطلاع دیں۔
سید حافظ عبد الرحمٰن محرر مقامی تبلیغ لاہور جودھامل بلڈنگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

310

سری نگر کے ہوائی اڈے کے قریب فیصلہ کن جنگ کی تیاریاں

سری نگر ۳۱ اکتوبر:۔ تازہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ آزاد فوج سرینگر کے قریب ہوائی اڈے کے قریب آخری اور فیصلہ کن جنگ لڑنے کے لئے خندقیں کھود رہی ہے تمام محاذوں پر دشمن کو شکست ہو رہی ہے۔ ہندوستانی فوجوں کے بہت سے اسلحہ پر قبضہ کر لیا گیا ہے۔ آزاد گورنمنٹ نے اقلیتوں کی حفاظت کے لئے مظفر آباد اور دوسری محفوظ جگہوں میں کیمپ کھول لیے ہیں۔ جن علاقوں پر آزاد گورنمنٹ کا قبضہ ہو چکا ہے۔ تجارت اور آمد و رفت کا سلسلہ بدستور سابق جاری ہو گیا ہے ہر جگہ لوگ آزاد فوجوں کا بڑی گرمجوشی کے ساتھ خیر مقدم کرتے ہیں۔ اور ان کے لئے کچن کھول دیئے ہیں آزاد فوج کی امداد کے لئے چندہ بھی جمع کر رہے ہیں۔

آزاد فوج نے سرینگر کو تین طرف سے ڈھانپ لیا ہوا ہے۔ اور ہندوستانی فوجیں گھری پڑی ہیں۔ چار انگریز ہوا باز جہاز لے کر آئے۔ مگر اپنے سے پہلے دو اترنے والے جہازوں کا حشر دیکھ کر اترنے کی جرأت نہ کر سکے۔ اور واپس چلے گئے۔

گذشتہ سوموار منگل اور بدھ کو ہندوستانی ہوائی جہازوں نے بارہ مولا پر شدید بمباری کی جن سے کئی عورتیں اور بچے شہید ہوئے۔

آزاد کشمیر گورنمنٹ کے ایک نمائندہ نے انگریزوں پر یہ الزام لگایا ہے۔ کہ انہوں نے کشمیر سے ملحق ضلع گورداسپور کو پاکستان سے علیحدہ کر کے اور اسے ہندوستان میں شامل کر کے کشمیر کو برباد کرنے کی بنا ڈال دی ہے۔

کشمیر کے متعلق حکومت ہندوستان کا تازہ اعلان

نئی دہلی ۳۱ اکتوبر۔ جمعرات کی رات کو حکومت ہندوستان نے ایک پریس نوٹ شائع کیا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ حکومت ہندوستان نے کشمیر کو جو مدد دی ہے۔ وہ لوٹ مار کرنے والوں اور قانون اور امن کے دشمنوں کے خلاف دی گئی ہے اور ہمسایہ ڈومینین کے خلاف نہیں ہے۔ پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے۔ کہ اگرچہ حملہ آور پاکستان کے علاقہ سے آئے ہیں۔ لیکن پاکستان نو آبادی نے ان سے کسی قسم کا تعلق رکھنے سے انکار کر دیا ہے۔ حکومت ہندوستان صرف پاکستان کے ایسے اقدامات پر نوٹس لے سکتی ہے جس کو وہ سرکاری طور پر معاملات کشمیر کے متعلق تسلیم کرے۔ حملہ آوروں کو وادی کشمیر میں آنے کا راستہ سوائے پاکستان کے اور کوئی نہیں ہے۔ حکومت پاکستان موجودہ خطرناک حالات کو مٹانے میں اس طرح مدد کر سکتی ہے کہ وہ حملہ آوروں کو روک دے۔ حکومت پاکستان کو ۲۸ اکتوبر کو ایسا کرنے کی درخواست کی گئی تھی۔ نوٹ میں یہ بات بھی کہی گئی ہے۔

بریگیڈیر ہمت سنگھ وزیریوں کے قبضہ میں

کوہاٹ ۱۳ نومبر:۔ گذشتہ روز ریاست کشمیر کی فوجوں کے چیف آف دی سٹاف بریگیڈیر ہمت سنگھ کے لاپتہ ہونے کا اعلان کیا گیا تھا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اسے قبائلی لوگ اغوا کر کے وزیرستان لے گئے ہوئے ہیں:۔

شیخ عبد اللہ حکومت کشمیر کے نگران اعلیٰ

مہاراجہ جموں نے اعلان کیا ہے۔ کہ ان ہنگامی موجودہ صورت میں جب تک عبوری حکومت کی تشکیل نہیں ہو جاتی۔ شیخ عبد اللہ حکومت کشمیر کے نگران اعلیٰ ہوں گے۔ ہنگامی حالات میں اُن کو اختیار ہو گا۔ کہ وہ حالات کے مطابق کارروائی کریں:۔

حیدر آباد میں پولیس پر پتھراؤ

حیدر آباد ۳۱ اکتوبر:۔ ہندو مہا سبھا نے حکومت کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ایک جلوس نکالا مزید نافرمانی یہ کی۔ کہ حکومت کی طرف سے منظور شدہ راستہ کو چھوڑ کر ایک ایسے راستہ سے جلوس گذارنا چاہا جہاں سے گذرنے کی ان کو اجازت نہ تھی۔ جلوس کے لوگوں نے پولیس پر پتھراؤ کیا۔ ایک پولیس کانسٹیبل کا سائیکل جلا دیا اور لئیق علی کے مکان کو بھی پٹرول ڈال کر جلانے کی کوشش کی۔ اس پر دوسری فوج کے لوگ مشتعل ہو کر جلوس پر حملہ کرنے کے لئے بڑھے۔ مگر پولیس نے حملہ آوروں کو بھگا دیا۔ اور حالات پر قابو پا لیا فساد سے متاثر علاقوں میں تین دن کے لئے آصفیہ ٹرمینل کوڈ دفعہ ۱۴۴ لگا دی گئی ہے۔

راولپنڈی ڈویژن میں قیام امن پر مسٹر گاندھی کی نمائندہ کا اظہار اطمینان

لاہور ۳۱ اکتوبر:۔ مسٹر گاندھی کی نمائندہ خصوصی مس سارا بن مری دولا چکوال۔ جہلم اور سرگودھا کے شہروں کا دورہ کرکے واپس لاہور پہنچ گئی ہیں۔ شام کے وقت مس سارابن نے پاکستان کے وزیر خوراک مسٹر غضنفر علی خان سے ملاقات کی۔ راولپنڈی ڈویژن کی موجودہ صورت حال پر اظہار اطمینان کیا۔ مسٹر غضنفر علی خان نے بتایا۔ کہ انہوں نے مس سارابن مری دولا کو بتایا کہ مشرقی اور مغربی پنجاب کی اغوا شدہ عورتیں برآمد کرنے کے لئے مشترکہ کوششیں کی جائیں گی۔ اُمید کی جاتی ہے۔ کہ اس سلسلہ میں مسٹر غضنفر علی خان اور مس سارابن میں مزید گفت و شنید ہو گی۔

پاکستان میں ٹھہرے ہوئے اور جانیوالے غیر مسلموں کی تعداد

شملہ ۳۱ اکتوبر:۔ اس وقت مغربی پنجاب صوبہ سرحد۔ ریاست بہاولپور سے ۱۲۸۰۰۰۰ غیر مسلم پناہ گزین ہندوستان کی طرف جا چکے ہیں اور قریباً ۲۰۰۰۰ چلے جا رہے ہیں ۱۳۰۰۰۰ غیر مسلم ابھی تک پاکستان میں موجود ہیں۔

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کریں:۔

گاؤکشی ممنوع قرار دے دی

بنارس ۳۱ اکتوبر:۔ بنارس ڈسٹرکٹ بورڈ نے اتفاق رائے سے ڈسٹرکٹ بورڈ کی حدود میں گاؤکشی کو ممنوع قرار دینے کی قرارداد ایک مسلمان مسٹر سید محمد حسین نے پیش کی۔

بنارس کے میونسپل بورڈ نے بھی چند ہفتے ہوئے۔ اسی طرح کی ایک قرارداد پاس کی تھی۔

گندم اور آٹا کے لئے نرخ

لاہور ۳۱ اکتوبر:۔ حکومت مغربی پنجاب نے لاہور کے راشن والے علاقہ کے لئے اعلان کیا ہے۔ کہ آٹا اور گندم کے اب حسب ذیل نرخ ہوں گے۔ گندم گیارہ روپے پندرہ آنے فی من اور آٹا بارہ روپے نو آنے فی من۔

اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ جو دوکاندار سٹاک ہوتے ہوئے بھی گندم یا آٹا دینے سے انکار کریگا اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

عراق کی آبادی کے اعداد و شمار

بغداد ۳۱ اکتوبر:۔ عراق کی آبادی کے اعداد و شمار کے آخری نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ ان کے مطابق عراق کی موجودہ آبادی ۴۷۹۴۵۵۳ ہے ۱۹۳۵ء میں ۳۵۶۰۴۵۶ کا اندازہ لگایا گیا تھا۔

کشمیر میں پاکستانی فوجیں استعمال نہیں کی گئیں

لاہور ۳۱ اکتوبر:۔ پاکستان کے فوجی ہیڈ کوارٹر کراچی کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ کشمیر میں پاکستانی فوجیں استعمال میں نہیں لائی گئیں۔ اس سلسلہ میں تمام افواہیں بے بنیاد ہیں:۔

آگرہ شو مارکیٹ بند ہو گئی

آگرہ ۳۱ اکتوبر:۔ آگرہ شو مارکیٹ گذشتہ پندرہ دنوں سے بند پڑی ہے چمڑے کی یہ منڈی ایشیا کی سب سے بڑی منڈیوں میں سے ایک ہے۔ یہاں کے چمڑے کے بڑے بڑے تاجر پاکستان چلے گئے ہیں۔ اس وقت شہر میں قریباً ۸ ہزار موچی بیکار ہو گئے ہیں ان میں زیادہ تعداد مسلمانوں اور ہریجنوں کی ہے۔

مسلم ممالک کے نمائندوں کی کانفرنس منعقد کرنے کی تجویز

لندن ۳۱ اکتوبر:۔ اخبار ڈان کے لندن کے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے۔ کہ حال ہی میں مصری لیڈر شیخ مصطفیٰ مومن اور پاکستان مسلم لیگ لیڈر مسٹر یوسف ہارون میں ملاقات ہوئی۔ مسٹر ہارون نے شیخ مومن کے سامنے تجویز پیش کی کہ اخوان المسلمین اور دوسرے مصری اداروں کے نمائندوں پر مشتمل ایک وفد فوراً کراچی بھیجا جائے جو قائد اعظم سے ملاقات کرے اور پاکستان اور فلسطین کو ان کی موجودہ مشکلات میں امداد دینے کے سلسلے میں لائحہ عمل تیار کرے۔ اور ایک کانفرنس منعقد کرنے کے انتظامات پر غور و خوض کرے۔ شیخ مومن نے اس تجویز کو منظور کر لیا ہے۔

شیخ مومن نے ڈان کے نمائندہ کو بتایا۔ کہ چونکہ اقوام متحدہ نے مسلم ممالک کے جائز مطالبات اور خواہشات کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اس لئے دنیائے اسلام کو تباہی سے بچانے کا واحد ذریعہ یہی ہے۔ کہ وہ سب باہم متحد ہو کر اس مشترک خطرہ کا مقابلہ کریں دونوں مسلم لیڈروں نے ہندوستان فلسطین اور مصر کے موجودہ حالات پر بھی بحث کی اور اس نتیجہ پر پہنچے کہ ہر ایک مسئلہ کو حل کرنے کیلئے جدا جدا کوشش کرنے سے کوئی نتیجہ نہیں ہو گا چونکہ یہ مسائل ایک دوسرے کے ساتھ مربوط ہیں اسلئے تمام مسلم ممالک کو باہمی تعاون اور اخوت کے جذبہ سے ان مسائل کو حل کرنے کے لئے اشتراک عمل کرنا چاہیئے۔

Digitzed by Khilafat Library Rabwah

دولت آصفیہ کے وزیر اعظم نواب چھتاری مستعفی ہوگئے مہاراجہ ہری سنگھ اور ہندوستان کی کٹھ پتلی حکومت سے ہرگز کوئی توقع نہیں کہ وہ استصواب میں غیر جانبداری سے کام لیگی

(شبیر احمد عثمانی)

جنگ آزادی میں شرکت کے لئے مجاہد فلسطین سید عبدالکریم کشمیر روانہ ہوگئے

آزاد حکومت کے صدر سردار ابراہیم کی اپیل کا اثر

لاہور یکم نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ فلسطین کے مشہور محب وطن لیڈر سید عبدالکریم جمعہ کو ٹیک ورسے کشمیر روانہ ہوگئے۔ آپ عربی مجاہدین کے مشہور سالار ہیں۔ اور ۱۹۳۶ء سے غزوات میں حصہ لیتے آئے ہیں۔ دوسری جنگ عظیم میں آپ نے اتحادی فوجوں کے خلاف شیخ رشید عالی گیلانی کے خروج میں نمایاں حصہ لیا تھا۔ اب آپ کشمیر کے جہاد میں شمولیت کے لئے جا رہے ہیں۔ آپ کشمیر کی آزاد حکومت کے صدر سردار ابراہیم کی اس اپیل کے جواب میں عازم کشمیر ہوئے ہیں۔ جس میں سردار صاحب نے اسلامی دنیا کے مجاہدوں سے بین الاقوامی بریگیڈ بنانے کی اپیل کی ہے۔ شیخ رشید عالی کی مہم کے بعد آپ ترکی چلے گئے۔ وہاں سے فلسطین جا رہے تھے۔ کہ راستے میں انگریزوں نے گرفتار کر کے ہندوستان بھیج دیا۔ یہاں آپ کو نوشہرہ جیل میں رکھا گیا۔ اس جیل سے آپ حال ہی میں رہا ہوئے ہیں۔

کشمیر کو روانہ ہونے سے پہلے آپ نے گاندھی جی اور پنڈت نہرو کو دہلی کے فسادات میں عربوں کے مال و جان کے نقصان کے متعلق خطوط لکھے۔

کشمیر میں استصواب رائے عامہ بیرونی اثر سے پاک ہونا چاہیئے

کراچی ۳۱؍ اکتوبر۔ مولانا شبیر احمد عثمانی نے ایک خبر رساں ایجنسی کے نمائندے کو انٹرویو دیتے ہوئے اس بات پر مسرت کا اظہار کیا۔ کہ کشمیر کے مسلمانوں نے اس بات کا احساس کر لیا ہے۔ کہ اگر کشمیر کے ہندوستان یا پاکستان میں شمولیت کے لئے استصواب رائے عامہ ہو۔ تو اسے بیرونی اثر سے بالکل پاک رکھا جائے۔ آپ نے کہا یہ ایک واضح حقیقت ہے۔ کہ ڈوگروں کے آمرانہ راج میں پبلک آزادانہ اپنی رائے کا اظہار نہیں کر سکے گی۔ نہ مہاراجہ ہری سنگھ اور نہ ہی وہ حکومت جو ہندوستان یونین کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی بنی ہوئی ہو۔ غیر جانبدارانہ طور پر استصواب کو سرانجام دے گی۔ کشمیر کی آزاد حکومت کی مساعی کا تذکرہ کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ کشمیر کے باشندوں کو غلامی سے نجات دلانے کے لئے سردار ابراہیم کی آزاد حکومت جمہوری حکومت نے جو مہم جاری کر رکھی ہے۔ اس کی مدد کرنا قومی خدمت ہے۔ افسوس کہ حکومت ہندوستان اپنے تمام ایسے وعدے بھول کر کہ ریاستوں میں ایسی تحریکوں کی مدد کی جائیگی۔ کشمیر کی آزادی کی مہم کی مخالفت کر رہی ہے۔ اس وقت ہر آزادی پسند طبقہ کا فرض ہے۔ کہ وہ ان لوگوں کی گردنوں سے طوق غلامی اتارنے میں ان کی ہر ممکن مدد کرے۔

مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کا احتجاج

لاہور یکم نومبر۔ پنجاب مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے صدر مسٹر ضیاء الاسلام نے اعلان کیا ہے۔ کہ کشمیر میں جو مظالم کئے جا رہے ہیں۔ اسلامیان پاکستان ان کا خاموشی سے نظارہ نہیں دیکھتے رہیں گے۔ آپ نے تحریک کی ہے۔ کہ جمہوری دنیا کے تمام نوجوان بیک آواز اس ظلم و استبداد کے خلاف آواز اٹھائیں۔ انڈونیشیا میں ولندیزیوں کی تباہ کاریوں کے خلاف آواز اٹھانے والے پنڈت نہرو بھی ستم زدہ اور مظلوم قوم کو نشانہ ستم بنانے والوں کی آزادانہ امداد کر رہے ہیں۔

سیٹھ برلا کے طیارے

نئی دہلی ۳۱؍ اکتوبر۔ سیٹھ برلا کی فضائی کمپنی نے اپنے نو طیارے ہندوستان کی حکومت کے حوالے کر دیئے ہیں۔ اور یہ طیارے اب کشمیر کی فوجی مہم میں استعمال کئے جا رہے ہیں۔

غلط افواہ کی تردید

راولپنڈی یکم نومبر۔ پاکستان کے فوجی ہیڈ کوارٹرز سے اطلاع ملی ہے۔ کہ کشمیر میں پاکستان کی کوئی فوج بالکل استعمال نہیں ہوئی۔ اس قسم کی تمام افواہیں کہ کشمیر میں پاکستانی فوجیں لڑ رہی ہیں۔ بالکل غلط اور بے بنیاد ہیں۔

برطانوی طیارے استعمال نہیں ہوئے

لندن ۳۱؍ اکتوبر۔ برٹش اوورسیز ایرویز کارپوریشن نے اپنے ایک رسمی بیان میں اس اطلاع کی تردید کی ہے۔ کہ اس کمپنی کے جہاز کشمیر کی فوجی مہم کے سلسلے میں استعمال ہو رہے ہیں۔ کمپنی نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ وہ اپنے طیاروں کو ان اغراض کے لئے استعمال کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔

ہمارا اقتصادی انقطاع ختم نہ کرے اور ریاست کی سرحدوں پر حملے نہ روکے۔ اس وقت تک کسی بات چیت کا امکان نہیں۔ دوسری بات جس کی تشریح ضروری ہے۔ وہ اس تار کے [illegible]

بیکاروں کو کام پر لگانے والا محکمہ

لاہور ۳۱؍ اکتوبر۔ ریجنل ایمپلائمنٹ ایکسچینج کے منیجر کوثر علی صاحب اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ۱۵؍ اگست سے ۳۰؍ اگست تک ان کے دفتر میں ملازمت کے متلاشیوں کی تعداد ۹۸۱ تھی۔ جن میں کثیر تعداد سابقہ فوجیوں کی تھی۔ ان میں سے ۷۵۱ کو یعنی ۷۶.۵ فیصدی اشخاص کو روزگار دلایا گیا۔

پناہ گزینوں کو ملازمتیں دلانے کا کام اگست کے آخری ہفتے میں شروع ہوا۔ ۶۱۶۹ نام درج ہوئے۔ جن میں سے ۴۶۷ کو ملازمتیں دلائی گئیں۔ بڑے دفتر کے ماتحت چار چھوٹے دفتر دالٹن۔ چانگا مانگا۔ قصور اور شیخوپورہ میں کھولے گئے۔ جو پناہ گزینوں کو ملازمتیں دلانے میں ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔

نواب چھتاری نے استعفیٰ داخل کر دیا

حیدر آباد ۳۱؍ اکتوبر۔ آخری اطلاعات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ حیدر آباد کے رئیس الحکومت نواب صاحب چھتاری نے اپنا استعفیٰ اعلیٰحضرت نظام کے حضور پیش کر دیا ہے۔ فرمانروائے دولت آصفیہ اس پر غور فرما رہے ہیں۔ نواب صاحب چھتاری اس وفد کے قائد تھے۔ جو ہندوستانی یونین سے گفت و شنید کے لئے دہلی گیا تھا۔ اب سیاسی حلقوں میں آپ کی جگہ اس وفد کی قیادت کے لئے نواب معین نواز جنگ کے تقرر کا نام لیا جا رہا ہے۔

یہ بات وثوق کے ساتھ کہی جا سکتی ہے۔ کہ جو وفد عارضی معاہدے کے متعلق ہندوستانی یونین کے ساتھ گفت و شنید کے لئے اب نئی دہلی جائے گا۔ نواب معین نواز جنگ اس کے قائد ہوں گے۔ آپ کے علاوہ مسٹر عبدالرحیم اور مسٹر ینگل و مسٹر اے ڈی ریڈی بھی اس وفد میں شامل ہوں گے۔

بابا کھڑک سنگھ کا اکلوتا بیٹا ہلاک

نئی دہلی ۳۱؍ اکتوبر۔ مشہور سکھ لیڈر بابا کھڑک سنگھ کا اکلوتا بیٹا سردار پریتی پال سنگھ کھڈ میں گر کر ہلاک ہوگیا۔ پریتی پال سنگھ کلو سے منڈی جا رہا تھا۔ اور ابھی اپنی منزل مقصود سے پندرہ میل دور تھا۔ کہ ایک جگہ جہاں کی سڑک ٹوٹی ہوئی تھی۔ اس کا پاؤں پھسلا اور وہ کھڈ میں گر کر ہلاک ہوگیا۔

وزیر اعظم نابھہ مستعفی ہوگئے

پٹیالہ ۳۱؍ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مہاراجہ نابھہ نے ریاست کے وزیر اعظم سردار سنت سنگھ کا استعفیٰ منظور کر لیا ہے۔

جالندھر میں ریڈیو سٹیشن

نئی دہلی یکم نومبر۔ جالندھر میں ریڈیو سٹیشن قائم ہوگیا ہے۔ اور آج صبح ساڑھے سات بجے سے چالو ہے۔ افتتاحی تقریر مسٹر ترویدی گورنر مشرقی پنجاب نے کی۔ جس کا ہندوستانی ترجمہ سات بج کر ۵ منٹ پر پڑھ کر سنایا گیا۔ یہ سٹیشن ۲۲۵ میٹر یا ۱۳۴۲ کیلو سائیکل پر کام کیا کریگا۔

ڈاک میں تاخیر کے انسداد کی مہم

کراچی ۳۱؍ اکتوبر۔ کراچی کے ڈاکخانے میں ڈاک کی تقسیم میں سخت دیر ہو جایا کرتی تھی۔ اس کی سزا کے طور پر کراچی کے پوسٹ ماسٹر کا منصب کم کر دیا گیا ہے۔ ڈاکخانوں کے ڈائرکٹر جنرل نے ایک اعلان میں بتایا ہے۔ کہ ڈاک کے سلسلے میں "انسداد تاخیر" کی مہم جاری کر دی گئی ہے۔ اور عمال کی آزمائش کے لئے آزمائشی خطوط پوسٹ کئے جا رہے ہیں۔

امریکہ نے برطانیہ کو فلسطین سے چھ ماہ کے اندر اندر نکل جانے کو کہا

لیک سکسس۔ (نیویارک) ۳۱؍ اکتوبر معلوم ہوا ہے۔ کہ تقسیم فلسطین کی سب کمیٹی کے اجلاس کی کارروائی کے دوران میں حکومت ریاستہائے متحدہ امریکہ کے نمائندوں نے اپنی پوزیشن واضح کرتے ہوئے عرصہ چھ ماہ کے اندر اندر برطانیہ کو فلسطین سے نکل جانے کے لئے کہا ہے۔ نیز کہا کہ اس عرصہ میں دونوں عرب اور یہودی ریاستیں اپنی اپنی حفاظت کا انتظام خود کریں۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ روس اس بات پر زور دے رہا ہے۔ کہ فلسطین کی عبوری حکومت اقوام متحدہ کی حفاظتی کمیٹی کے ماتحت ہو۔ لیکن امریکہ اس بات پر رضامند نہیں۔

مہر چند مہاجن کا تردیدی بیان

مسٹر مہر چند مہاجن نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ پاکستان گورنمنٹ کے پریس نوٹ میں جو کراچی سے شائع ہوا ہے۔ میرے بیان کی تردید کی گئی ہے۔ جو میں نے ریاست جموں و کشمیر کے ہندوستانی نو آبادی میں شامل ہونے کی وجوہات کے متعلق دیا تھا۔ آپ نے کہا کہ اس پریس نوٹ کے ہر ایک تفصیلی امر کا جواب دینا نہیں چاہتا۔ لیکن میں دو باتوں کی طرف توجہ دلانا ضروری سمجھتا ہوں۔ اول یہ کہ یہ بالکل غلط ہے۔ کہ میں نے حکومت پاکستان کے سفیر کو جو اس نے سری نگر بھیجا تھا۔ ملاقات سے انکار کر دیا ہے۔ ۱۵؍ اکتوبر کو جب میری تعیناتی ہوئی۔ مجھے اس سے شرف *

* ملاقات حاصل ہوا۔ اور ہمارے درمیان دوستی اور محبت کی بات چیت ہوئی۔ میں نے انہیں بتایا تھا۔ کہ جب تک مغربی پنجاب کی حکومت سے

صوبہ متعلق ہے۔ جو مہاراجہ کشمیر کو کراچی سے قائد اعظم نے بھیجی تھی۔ میرے پاس اصل تار موجود ہے۔ اور میں نے اس کو بار بار پڑھا ہے۔ لیکن اس میں مجھے کراچی بلانے کی دعوت کا نام و نشان

نہیں ہے۔ ہمیں ۲۴؍ اکتوبر کو تار دیا گیا تھا۔ ریاست پر حملے اس سے پہلے شروع ہوئے تھے اس صورت میں جواب دینا ضروری نہیں سمجھا گیا تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah